اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین۔۔۔

غیر اسلامی ملکوں میں مقیم مسلمان اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ وہاں کے لوگوں یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانوروں کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں' کیونکہ اکثر ممالک میں ذبیحہ کی اجازت نہیں اور نہ اس کا اہتمام آسان کام ہے' چنانچہ بازار سے جو گوشت ملتا ہے وہ یا تو تازہ مگر غیر مسلم کا ذبح کیا ہوا یا فروزن (جس پر حلال لکھا ہوتا ہے)' دستیاب ہوتا ہے جسے بعض لوگ مشکوک سمجھ کر نہیں خریدتے۔ ایسی صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟ چند ماہ پیشتر جاپان اور چین جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں کی مسلم کمیونٹی کے بعض احباب نے راقم سے بھی سوال کیا' جس پر راقم نے عرض کیا کہ یہ مسئلہ برسوں سے مختلف علماء کرام کے سامنے مختلف اوقات میں پیش ہوتا رہا ہے' اور یہ ان جدید بین الاقوامی مسائل میں سے ایک ہے جو خاصے پرانے ہونے کے باوجود اب تک جدید ہیں' بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ جو کہ دنیا بھر کے مسلم ممالک کے علماء واسکالرز کا اجتماعی اجتہاد کا ایک فورم ہے اور اس میں غیر مسلم ممالک میں مقیم بعض علماء بھی شامل ہیں' اس فورم پر یہ مسئلہ ۱۹۹۷ میں پیش ہو کر سال بھر زیر غور رہا چنانچہ اکیڈمی نے اس مسئلہ پر غور وخوض کے بعد حسب ذیل رائے قائم کی:۔

تذکیہ (جانور کو ذبح کرنا) ان امور میں سے ہے جو کتاب وسنت سے ثابت شرعی احکام کے تابع ہیں۔ ان احکام کی رعایت میں اسلام کے شعائر اور اس کی مخصوص نشانیوں کا التزام ہے جن کے ذریعے ایک مسلمان غیر مسلم سے ممتاز ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے شرعی تذکیہ (شرعی طور پر جانور کو ذبح کرنا) درج ذیل طریقوں میں سے کسی سے انجام پاتا ہے: ذبح'

(۱) ذبح (۲) نحر (۳) عقر

جو مسلمان غیر اسلامی ممالک میں رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ قانونی طریقوں سے اپنے لیے بغیر جھٹکا

کے اسلامی طریقے پر جانوروں کو ذبح' نحر یا عقر کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

غیر اسلامی ممالک میں جانے والے یا وہاں رہنے والے مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اہل کتاب کے ان ذبیحوں کو جو شرعاً مباح ہوں، کھائیں۔ مگر ضروری ہے کہ پہلے وہ اطمینان کرلیں کہ ان میں محرمات کی آمیزش نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے نزدیک یقینی ہو کہ ان کا شرعی طریقے پر تذکیہ نہیں ہوا ہے تو ان کا کھانا جائز نہیں۔

اصل یہ ہے کہ پالتو جانوروں وغیرہ کا تذکیہ آدمی خود کرے، لیکن اس معاملے میں مشینوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے، جانوروں کے ایک گروپ کو اگر مسلسل ذبح کیا جارہا ہو تو ابتدا میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے، لیکن اگر تسلسل رک جائے تو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ دیگر معاملات حسب ذیل ہیں۔

(الف) اگر گوشت ایسے ممالک سے درآمد ہوتا ہو جہاں کی آبادی کی اکثریت اہل کتاب ہو اور ان کے جانوروں کو جدید سلاٹر ہاؤسز میں شرعی تذکیہ کی شرائط کے مطابق ذبح کیا جاتا ہو تو وہ حلال گوشت ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾ (المائدہ: ۵) ''اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے''

(ب) جو گوشت ایسے ممالک سے درآمد ہوتا ہو جن کی آبادی کی اکثریت غیر اہل کتاب ہو، وہ حرام ہیں۔ اس لیے کہ ان کے بارے میں گمان غالب ہے کہ ان جانوروں کی جانیں ایسے لوگوں کے ہاتھوں جاتی ہیں جن کا تذکیہ حلال نہیں ہے۔

(ج) جو گوشت اس فقرہ کی دفعہ (ب) میں مذکور ممالک سے آتے ہوں، اگر ان کے جانوروں کا تذکیہ شرعی طریقے پر کسی قابل اعتماد اسلامی بورڈ کی نگرانی میں ہوتا ہو اور تذکیہ کرنے والا مسلمان یا کتابی (یہودی یا عیسائی) ہو تو وہ حلال ہیں۔

تذکیہ کی صحت کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱) تذکیہ (ذبح) کرنے والا بالغ یا سنِ شعور کو پہنچا ہوا ہو، مسلمان یا کتابی (یہودی یا عیسائی) ہو۔

اس لیے بت پرستوں، دہریوں، ملحدوں، مجوس، مرتدین اور اہل کتاب کے علاوہ تمام کفار کے ذبیحے نہیں کھائے جائیں گے۔

(۲) ذبح کا عمل دھار دار آلے سے انجام پائے اور جانور کی گردن اس کی دھار سے کٹے، خواہ یہ آلہ لوہے کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ بس شرط یہ ہے کہ اس سے خون بہے۔ دانت اور ناخون اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

(۳) تذکیہ کرنے والا تذکیہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ اس کام کے لیے ٹیپ ریکارڈ کا استعمال کفایت نہیں کرے گا۔ ہاں اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔

تذکیہ کے کچھ آداب ہیں جو اسلامی شریعت میں بیان کیے گئے ہیں، تا کہ حیوان کے ساتھ ذبح سے قبل، ذبح کے دوران اور ذبح کے بعد نرمی اور رحم دلی کا مظاہرہ ہو۔

اس لیے جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس کے سامنے اوزار تیز نہ کیا جائے، اسے کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے، اسے کسی غیر دھار دار آلے سے ذبح نہ کیا جائے، ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائی جائے، اور جب تک کہ یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ اس کی جان نکل گئی ہے، اس وقت تک نہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا جائے، نہ اس کی کھال کھینچی جائے، نہ اسے گرم پانی میں ڈبکی دی جائے اور نہ اس کے پر اکھیڑے جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ جس جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو وہ متعدی امراض سے محفوظ ہو اور اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہ پائی جاتی ہو جس سے گوشت میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ اس کا کھانا ضرر رساں ہو۔ یہ صحی مقصد ان جانوروں میں پایا جانا ضروری ہے جن کا گوشت بازاروں میں رکھا جاتا یا ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

هذا ما عندنا و اللہ اعلم بالصواب۔

(مزید تحقیق کے لئے ہماری کتاب جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل کا مطالعہ مفید ہوگا۔)

(فقہ المعاملات کا مطالعہ کرنا، فقہی معاملات پر غور کرنا اور فقہ المعاملات پر لکھنا وقت کی ضرورت ہے)